بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
ہفت روزہ
بدر
قادیان
ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔اے
اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷/۲/۱ روپے
فی پرچہ ۲/۰ ر
تواریخ اشاعت
۷-۱۴-۲۱-۲۸
جلد ۴ | ۲۱ر فتح ۱۳۳۴ھش ۵ رجمادی الاول ۱۳۷۵ھ مطابق ۲۱ر دسمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۵۱

صدر جمہوریہ اسرائیل کو تبلیغ

اور

مبلغین اسلام کی ان سے ملاقات

جمہوریہ اسرائیل (فلسطین) میں مسلمانوں کی بھی وہی حالت ہے جو مشرقی پنجاب میں ہے کہ ڈونوں سے مسلمانوں کو ہجرت کرنا پڑی۔ بہرحال وہاں جماعت احمدیہ کے مراکز نہ صرف قائم ہیں بلکہ فعال بھی ہیں۔ وہاں کے مبلغ اسلام جناب چوہدری محمد شریف صاحب قریباً اٹھارہ سال تبلیغ اسلام کے فرائض کامیابی کے ساتھ سرانجام دینے کے بعد مراجعت فرما ہوئے ہیں۔

یہ معلوم ہونے پر کہ آپ مراجعت فرمانے والے ہیں صدر جمہوریہ اسرائیل (اسحٰق بن صفی) نے اپنے وزیر اعظم کے ذریعہ آپ کو لکھوایا کہ اگر آپ ان کو بیت المقدس جاکر ان کے دفتر میں ۲۸ر نومبر کو ۱۲ بجے دن ملیں۔ تو وہ بہت خوش ہوں گے۔ چنانچہ آپ بمعیت مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر (مبلغ اسلام) اور عرب کے مخلص ترین احمدی افراد میں سے السید محمد صالح عودہ وقت مقررہ پر وزیر اعظم کے دفتر میں پہنچے۔ سرکاری رواج کے مطابق استقبال ہوا۔ صدر جمہوریہ اسرائیل آئے۔ ان سے سلام و مصافحہ کے بعد سب بیٹھ گئے۔ صدر موصوف کے سیکرٹری اور ڈائریکٹر شعبہ اسلامیہ وزارت امور مذہبیہ بھی۔ صدر موصوف نے وفد کا اچھا استقبال کیا۔ اور نصف گھنٹہ تک یہ ملاقات جاری رہی۔ اکثر گفتگو انگریزی میں ہوئی اور کچھ عربی میں۔ صدر موصوف چھ سات زبانوں کے عالم ہیں۔ ترکی میں تعلیم یافتہ ہیں۔ اور روسی الاصل یہودی ہیں۔ ان کا خاندان قریباً ایک صدی قبل فلسطین میں آباد ہوا تھا۔ اس لئے وہ عربی بھی عربوں کی طرح بولتے تھے۔ مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ انہوں نے یہ بھی دریافت کیا کہ احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ کیا کسی نئی الہامی کتاب کو مانتے ہیں۔ چوہدری صاحب موصوف نے بتایا کہ ہماری کتاب تو قرآن شریف ہی ہے۔ اور ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ ہم ہی حقیقی مسلمان ہیں۔ دو تین اختلافی امور کا بھی ذکر ہوا۔ نیز یہ بھی ذکر کیا کہ جماعت احمدیہ نے قرآن مجید کی تبلیغ و اشاعت کے لئے قرآن مجید کا بعض غیر زبانوں میں ترجمہ و تفسیر شائع کی ہے۔ اور یہ قرآن مجید کی جرمن زبان میں تفسیر ہے آپ کی خدمت میں تحفہ پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اسے قبول کیا۔ اور بعض مقامات سے دیکھا اور خوشی کا اظہار کیا۔ اور شکریہ ادا کیا۔ گفتگو ہوتی رہی۔ نصف گھنٹہ کی ملاقات کے بعد ان کا فوٹوگرافر آگیا جس نے صدر جمہوریہ کے ہمراہ چھ فوٹو ساتھ بیٹھنے۔ کھڑے ہونے۔ مصافحہ کرنے نیز قرآن شریف کھول کر صدر موصوف کو پکڑانے کی تصاویر لیں۔ آخری تصویر میں چوہدری صاحب قرآن مجید پکڑا رہے ہیں۔ اور صدر موصوف گو دونوں اسے پکڑے ہوئے ہیں۔

اس کے بعد ریڈیو اسرائیل اور اخبارات کے نمائندے ہمارے وفد کے پاس اس دفتر میں ہی آگئے۔ اور ریڈیو والوں نے بعض سوالات پوچھ کر چوہدری صاحب موصوف کے جوابات ریکارڈ کرلئے۔

سوا ایک گھنٹہ کے بعد یہ ملاقات ختم ہوئی ریڈیو اسرائیل سے چوہدری صاحب مکرم کے متعلق خبر نشر ہوگئی ہے کہ آپ اس ملک سے واپس جارہے ہیں۔ اخبارات میں وفد کی صدر جمہوریہ اسرائیل سے ملاقات کا تذکرہ بھی شائع ہوگیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ چوہدری صاحب موصوف کی تبلیغی عمر کا اختتام ایک اعلیٰ موقعہ تبلیغ سے ہوا جس کا سامان اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمایا۔ کجا یہ کہ وزراء اور ممالک کے سفیر ملاقات کا وقت طلب کرتے ہیں۔ اور کجا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے صدر موصوف کے دل میں یہ بات ڈال دی۔ کہ وہ خود ملاقات کی خواہش کریں۔ یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی برکات ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کی اشاعت کے مواقع اس زمانہ میں غیر معمولی طور پر میسر آرہے ہیں۔

شکریہ اور درخواست دعا

مکرمی عبدالحی صاحب احمدی حیدر آباد دکن نے ایک غیر احمدی دوست کے نام یعنی مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب انسپکٹر بیت المال نے اسلامیہ لائبریری انٹر کالج اٹاوہ کے نام۔ اور مکرمی ملک عبدالرشید صاحب سائیکل ورکس قادیان نے دو مستحق احباب کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار بدر بغرض تبلیغ جاری کروایا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور بھی ہر کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین نیز دوسرے احباب نے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی کسی مستحق احباب کے نام بغرض تبلیغ اخبار بدر جاری کروا کر ثواب کے مستحق بنیں۔ (مینیجر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق رپورٹ مظہر ہے کہ

ربوہ ۱۲، ۱۳، اور ۱۴ر دسمبر بفضلہ تعالیٰ حضور کی طبیعت اچھی رہی۔

ربوہ ۱۵ اور ۱۶ر دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:- "طبیعت اچھی ہے"۔ الحمد للہ

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ر دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے اور مرحوم درد صاحب کی قبر پر دعا کرنے اور ان کے اہل و عیال سے افسوس کرنے کیلئے لاہور سے ربوہ تشریف لائے ہوئے ہیں آپ یہاں تین روز قیام فرمائیں گے۔ حضرت میاں صاحب کو بدستور اعصابی بے چینی کی شکایت ہے اور دل کے مقام پر بوجھ رہتا ہے اور رات کے ابتدائی حصے میں زیادہ تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بھی لاہور میں شدید بیمار ہیں احباب حضرت میاں صاحب اور سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

سرزمین ہالینڈ میں پہلی مسجد کا افتتاح

سگراون ہیگ۔ ۹ر دسمبر۔ ہالینڈ کی پہلی مسجد کا افتتاح عالمی عدالت انصاف کے جج ہز ایکسیلنسی چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے کیا۔ اس تقریب میں پاکستان۔ مصر اور انڈونیشیا کے سفارتی نمائندے۔ یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان۔ فرموں کے ڈائرکٹرز۔ میونسپل افسران اور جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ اور انگلستان کے مبلغین اسلام بھی شامل تھے۔ اور مقامی اور دیگر مقامات کے احمدیوں کے علاوہ پریس اور ریڈیو کے نمائندگان بھی شامل ہوئے۔

مبلغ فلسطین مکرم مولوی محمد شریف صاحب فاضل

ربوہ واپس تشریف لے آئے

ریلوے سٹیشن پر اہل ربوہ کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

ربوہ ۱۵ر دسمبر۔ مبلغ فلسطین مکرم مولوی محمد شریف صاحب فاضل فلسطین میں تقریباً ۲۰ سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل رات چناب ایکسپریس کے ذریعہ معہ اہل و عیال مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لے آئے۔ ربوہ ریلوے سٹیشن پر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلا صاحبان دیگر بزرگان سلسلہ اور اہالیان ربوہ نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ احباب نے مکرم مولوی صاحب کو پھولوں کے ہار پہنائے اور ان سے بغلگیر ہوتے ہوئے انہیں مرکز سلسلہ میں واپسی پر مبارکباد پیش کی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لانا مبارک کرے۔ اور آئندہ بھی بیش از بیش خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

زکوٰۃ ادا کرکے اپنے مال کو پاک بنائیں اور بڑھائیں

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

شذرات

اردو اور پنڈت نہرو

وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کتب فروشوں کے جلسہ میں ہندی زبان کو مشکل تر بنانے کی مذمت کی۔ اور یہ بھی کہا کہ اردو اخبارات کی اشاعت ہندی کے اخبارات سے زیادہ ہے۔ اور اردو یو۔پی پنجاب اور دہلی میں فروغ پا رہی ہے۔ اور اس کی مقبولیت بہت عام ہے۔ اور پنجاب میں یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ وہاں ہندی اور پنجابی کے تنازعہ میں دونوں پارٹیاں اپنے دلائل اردو میں پیش کرتی ہیں۔

اب تو جلالۃ الملک شاہ سعود کے ورود سے یہ زیادہ ضروری ہے کہ لسانی طور پر عرب ممالک نیز افغانستان سے بھارت کو زیادہ دوری نہ ہو۔ اگر عربی رسم الخط ہندی کے لئے بھی روا رکھا جائے تو زیادہ قرب محسوس ہوگا۔ ورنہ خود بھارت کا تعلیم یافتہ طبقہ ان پڑھ قرار پائے گا۔

فلمیں اور فلمیریا

یو۔پی کی اسمبلی میں بیشتر ممبران نے نوجوانوں پر فلموں کے برے اثرات پر شدید نکتہ چینی کی اور بے فحش اور بے ہودہ فلموں پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا بعض نے کہا کہ فلموں پر سنسر شپ مضبوط کیا جائے۔ نوجوان بعض فلمیں دیکھ کر جرائم کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

دنیا میں سب سے پہلے فلم کی قباحتوں پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے آج سے اکیس برس پہلے آواز اٹھائی اور پھر غیر تعلیمی فلموں کے دیکھنے سے اپنی جماعت کو منع کیا۔

ایک بے بنیاد خبر اور اُس کی حقیقت

گزشتہ اشاعت میں ہم اس بات کی خبر شائع کر چکے ہیں کہ:۔

جلالۃ الملک شاہ سعود جب حیدر آباد دکن میں وارد ہوئے تو جماعت احمدیہ کے محترم بزرگ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد و حیدر آباد نے آپ کی خدمت میں Extract from the Holy Quran اور اسلامی اصول کی فلاسفی (عربی) مصنفہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تحفۃً پیش کیں جنہیں حضرت شاہ سعود نے خوشی سے قبول کیا۔

اس خبر کو وہاں کی ایک مقامی اخبار "رہنمائے دکن" حیدر آباد نے اپنی ۷ر دسمبر ۵۵ء کی اشاعت میں دکن نیوز کے حوالہ سے بایں الفاظ شائع کیا:۔

"سلطان سعود سے جب ایک قادیانی مبلغ کا تعارف کرایا گیا۔ تو سلطان نے استغفر اللہ استغفر اللہ کہا"

اس خبر میں کہاں تک صداقت تھی وہ اس کی دوسرے دن کی اشاعت میں واضح ہو گئی۔ جب اس خبر کی تردید کرتے ہوئے مذکورۃ الصدر تفصیل شائع ہوئی۔ ہمیں اس موقعہ پر جہاں معزز معاصر سے یہ شکوہ ہے کہ اس نے بلا تحقیق ایک خبر کو اپنی اخبار میں جگہ دی وہاں ہمیں "دکن نیوز ایجنسی" پر بھی نہایت افسوس ہے کہ اس نے ایسی بے بنیاد خبر کی اشاعت میں ابتدا کی۔ حالانکہ ایک نیوز ایجنسی کو بغیر پورے یقین کے ایک غلط خبر کو شائع کرنا زیبا نہیں ہے۔

درخواستہائے دعاء

۱۔ میرے بھائی چوہدری شریف احمد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں ان کی صحت یابی کے لئے احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

۲۔ برادرم چوہدری سکندر خان صاحب درویش کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جو چند گھنٹے زندہ رہ کر فوت ہو گیا ہے۔ اور ان کی اہلیہ صاحبہ جہلم ہسپتال میں بیمار ہیں۔ بچہ کا نعم البدل اور ان کی اہلیہ صاحبہ کی شفایابی کے لئے تمام احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(بشیر احمد درویش بھگتیا لیاں)

۳۔ مکرم خواجہ عبدالغنی صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ کشمیر سخت بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ والسلام

محمد احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بانڈی پورہ کشمیر

ضلع منٹگمری میں مجاہد و مکرم صلاح الدین کو تانگہ گر جانے میں گرنے سے شدید ضرب آئی ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ضرورت رشتہ

منکہ امیر بیگ سپلائی آفس گونڈہ یو پی عقد ثانی کا خواہش مند ہوں۔ پہلی بی بی اور اس کی چار لڑکیاں موجود ہیں۔ مالی پوزیشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ سے مضبوط ہے آئندہ سے مستقبل کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ میری تندرستی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی ہے۔ عمر ۳۰۔۴۰ کے درمیان ہے۔ لڑکی قبول صورت رنگ سانولا عمر ۱۸ سے ۲۵ سال کے درمیان ہو احمدیت کے دعوے و دلائل سے واقف ہو تاکہ عورتوں میں بوقت ضرورت تبلیغ کر سکے۔ یو۔پی کو ترجیح دی جائے گی۔ ضرورت مند احباب براہ راست خط و کتابت کریں یا معرفت بابو عبدالرزاق صاحب ریڈیو سروس گونڈہ

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ر دسمبر۔ کل لاہور میں خان بہادر مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب ریٹائرڈ انجینئر (آف قادیان) جو صحابی تھے بعمر ۸۵ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ربوہ میں جنازہ لایا گیا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی

قادیان ۱۱ر دسمبر۔ مکرم شیخ عبدالکریم صاحب صدر جماعت گنج مغلپورہ جو ۸ر دسمبر کو مع اہل و عیال آئے تھے۔ آج واپس تشریف لے گئے۔

قادیان ۱۲ر دسمبر مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال بعدالت گسٹوڈین پیش ہوئے۔

قادیان ۱۲ر دسمبر۔ بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مکرم چوہدری محمد سعید احمد صاحب (سابق قائد خدام الاحمدیہ لاہور) نے زیر صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ خدام الاحمدیہ تقریر میں تفصیلاً بتایا کہ کس طرح ۱۹۵۴ء میں سیلاب زدگان کی مجلس نے امداد کی۔ اور ۱۹۵۵ء کے حالات کی وجہ سے لوگ امداد قبول نہ کرتے تھے۔ اور پریس خبریں شائع نہ کرتا تھا کس طرح بے لوث خدمات کیں اور یہ سب رام ہو گئے اور اس کام کے لئے چندہ کی کمی کیونکر دور ہوئی۔ اور حکام زیادہ سے زیادہ رضاکار حاصل کرنے کے لئے مجلس باعث متمنی ہونے لگے۔ چوہدری صاحب جو ۹ر دسمبر کو لاہور سے آئے تھے ۱۵ر دسمبر کو واپس تشریف لے گئے۔

قادیان ۱۳ر۔ مکرم صاحبزادہ میاں مسعود احمد خان صاحب (خلف حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ) جو ۳۰ر نومبر کو ربوہ سے آئے تھے آج واپس تشریف لے گئے۔

قادیان ۱۴ر دسمبر۔ مکرم محمد عظیم سلطان غوث صاحب (ہیڈ ماسٹر پنشنر) مکرم عباس سلطان غوث صاحب (ہیڈ ماسٹر) مکرم احمد عبداللہ صاحب اور مکرم عبدالرحیم سوکیا صاحب جو ماریشس جیسے دور افتادہ ملک سے ربوہ آئے تھے زیارت قادیان کے بعد ربوہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

یہ سب احباب ۱۳ر دسمبر کو قادیان تشریف لائے تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (ناظر دعوۃ و تبلیغ) نے سب کو کھانے پر مدعو کیا نیز ان کی درخواست پر ماریشس کی مسجد کے لئے بطور تبرک مسجد مبارک قادیان کے بعض ٹکڑے عنایت کئے۔ مکرم محمد عظیم سلطان غوث صاحب نے ۵ر دسمبر کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت مکرم حکیم خلیل احمد صاحب (ناظر تعلیم و تربیت) جزیرہ ماریشس میں آغاز و اشاعتِ احمدیت کے حالات سنائے۔ تقریر سے قبل محترم عبدالرحیم سوکیا صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور محترم احمد عبداللہ صاحب نے حضرت صوفی غلام محمد صاحب مرحوم کی وہ نظم سنائی جو حضرت مرحوم نے ماریشس پہنچنے کے قریب کے عرصہ میں اردو اور وہاں کی زبان کے مخلوط الفاظ میں بنائی تھی۔ جس سے مقصود وہاں احمدیت اور اپنے تئیں روشناس کرانا تھا۔ نظم اور انگریزی تقریر کا ترجمہ مکرم صلاح الدین صاحب نے کیا۔ اور محترم صاحب صدر کے صدارتی ریمارکس اور دعا کے ساتھ یہ ایمان افزا تقریب اختتام پذیر ہوئی

بعد نماز فجر احباب نے ان زائرین سے مسجد مبارک سے الوداعی ملاقات کی۔ اور سٹیشن پر مکرم ڈاکٹر عطر دین صاحب (صحابی) نے الوداع کہنے والوں کے ہمراہ دعا کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو بخیریت منزل پر پہنچائے۔ اور خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے۔

مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا شدید بیمار ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلان

اخبار بدر مورخہ ۱۵-۱۲-۵۵ء میں خاکسار کی طرف سے مسٹر جیمز اے مچنر کے مضمون کے متعلق اعلان ہوا تھا کہ اس کو ہمارا امریکہ مشن کتابی صورت میں شائع کر رہا ہے۔ خواہش مند دوست مندرجہ ذیل ایڈریس پر اپنی اپنی کاپیاں ریزرو کروالیں۔ لیکن اس میں خاکسار کا ایڈریس چھپنے سے رہ گیا تھا۔

خاکسار کا ایڈریس مندرجہ ذیل ہے۔

خاکسار

خالد لطیف

۸۲/۱ گولی مار کراچی

پاکستان

تبادلہ مبلغین

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ کو کلکتہ سے دہلی اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کو دہلی سے کلکتہ تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس تبادلہ پر عملدرآمد اس طرح ہو رہا ہے کہ مولوی محمد سلیم صاحب جلسہ سے قبل دہلی پہنچ جائیں گے اور مولوی بشیر احمد صاحب جلسہ کے بعد کلکتہ پہنچیں گے۔

جملہ جماعتہائے اڑیسہ و بنگال آئندہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل سے اور جماعتہائے یو پی و مدھیہ پردیش مکرم مولوی محمد سلیم صاحب سے پورا تعاون کر کے ممنون فرمادیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

خطبہ جمعہ

اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے وقف کرو

اور

یہ عہد کرو کہ تم اپنی اولاد در اولاد کو بھی وقف کرتے چلے جاؤ گے

جماعتی چندوں کو بڑھاؤ۔ ربوہ کو مستقل بنیادوں پر آباد کرنے کی کوشش کرو اور وصیت کی تحریک میں حصہ لو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء ——— بمقام ربوہ

خطبہ نویس۔ مکرم سلطان احمد صاحب پیرکوٹی واقف زندگی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

جو کام ہمارے سپرد کیا ہے

یا یوں کہو کہ جو کام خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمارے سپرد کیا ہے۔ وہ اتنا بڑا ہے کہ اس کا تصور کر کے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ دنیا میں اس وقت دو ارب غیر مسلم پائے جاتے ہیں۔ اور ہمارے سپرد یہ کام ہے۔ کہ ان دو ارب غیر مسلموں کو مسلمان بنادیں۔ گذشتہ تیرہ سو سال میں صرف پچاس کروڑ مسلمان ہوئے ہیں۔ گویا اس وقت چار غیر مسلم ایک مسلمان کے مقابل پر موجود ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جو کام ۱۳۰۰ سال میں ہمارے آباء اجداد نے کیا ہے۔ اس سے

چار گنا کام

کی ہم سے امید کی گئی ہے۔ لیکن اس کے لئے وقت کا لحاظ رکھنا بھی ہمارے لئے ضروری ہے۔ ورنہ غیر معین عرصہ میں تو بڑے بڑے کٹھن کام بھی ہو جاتے ہیں۔ مثلاً دریاؤں کا پانی ہی جب ایک لمبے عرصہ تک پہاڑوں پر گرتا رہتا ہے۔ تو اس کی وجہ سے بڑی بڑی غاریں بن جاتی ہیں۔ اور جیالوجی والے کہتے ہیں کہ چونکہ دس دس بیس بیس لاکھ سال بلکہ کروڑوں سال سے یہ پانی گرتا رہا ہے۔ اس لئے اب پہاڑوں میں بڑی بڑی غاریں بن گئی ہیں۔

انسانی زندگی اور انسانی سکیمیں

اتنی لمبی نہیں چلتیں۔ یا کم از کم تاریخ ہمیں کسی اتنی لمبی زندگی یا اتنے لمبے عرصہ تک چلنے والی سکیم کا پتہ نہیں دیتی۔ دنیا میں لمبی سے لمبی تاریخ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دکھائی دیتی ہے۔ جن کے زمانہ پر قریباً چار ہزار سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے تیرہ سو سال قبل مبعوث ہوئے تھے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسےٰ علیہ السلام سے کوئی چھ سات سو سال قبل گزرے ہیں گویا دو ہزار سال تو یہ ہو گئے۔ پھر حضرت مسیح علیہ السلام سے اب تک قریباً دو ہزار سال اور گزر چکے ہیں۔ لیکن

حضرت ابراہیم علیہ السلام

کے زمانہ میں قریباً چار ہزار سال گزر جانے کے باوجود آپ کے ماننے والے اب تک دنیا میں موجود ہیں۔ جو آپ کے لائے ہوئے پیغام کو پھیلا رہے ہیں۔ بے شک وہ دنیوی نگاہوں میں پاگل ہوں۔ لیکن ہماری نظر میں وہ بڑے مستقل مزاج ہیں۔ کیونکہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چار ہزار سال قبل کے لائے ہوئے پیغام کو اب پھیلانے میں لگے ہوئے ہیں۔ دوسرا لمبا سلسلہ جس کا تاریخ سے ہمیں پتہ لگتا ہے حضرت مسیح علیہ السلام کا ہے۔ اس پر ۱۹۰۰ سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن آپ کے ماننے والوں میں آج تک ایسے خدا کے بندے موجود ہیں۔ جو

حضرت مسیح علیہ السلام

کے لائے ہوئے دین کی تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے رہتے ہیں۔ اگرچہ ان میں جہالت کے ایسے زمانے بھی آئے۔ جب وہ ننگے پھرتے تھے۔ اور پھر ایسے زمانے بھی آئے جب ان کے پاس بڑی مقدار میں دولت جمع ہو گئی۔ جیسے آجکل یورپ اور امریکہ کی حالت ہے۔ لیکن انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے لائے ہوئے پیغام کو پھیلانے کا کام ہر زمانہ میں جاری رکھا۔ نہ غربت میں انہوں نے تبلیغ کو چھوڑا۔ اور نہ امارت میں تبلیغ سے عدم توجہی کی۔ نہ ماتحتی کے زمانہ میں انہوں نے اس کام کو ترک کیا۔ اور نہ حکومت کے زمانہ میں وہ اس سے غافل ہوئے یہی وجہ ہے کہ ۱۰۰ سال کے عرصہ میں انہوں نے مسلمانوں سے

دگنے سے بھی زیادہ عیسائی

بنا لئے ہیں۔ اور اب بھی وہ اس کام میں برابر لگے ہوئے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے باقاعدہ وقف کی تحریک جاری نہیں کی۔ صرف اس قدر کہا تھا کہ "تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو"۔ (مرقس باب ۱۶، آیت ۱۵)

اور یہ کہ "اپنی جان کا فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے۔ اور اور نہ اپنے بدن کا کہ کیا پہنیں گے"۔ (متی باب ۶ آیت ۲۵)

عیسائیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے اس حکم کو سنا۔ اور انہوں نے ساری عمر دنیا میں تبلیغ شروع کر دی۔ اس کے مقابلہ میں ہمارے ہاں وقف پر خصوصیت کے ساتھ زور دیا گیا ہے۔ لیکن

میں دیکھتا ہوں

کہ اگر کسی شخص کو جو اس رو سے بھی باہر زیادہ ملتے ہوں تو وہ [illegible] طرف [illegible] جاتا ہے۔ [illegible] مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسے پوتے موجود ہیں۔ جو آٹھ آٹھ نو نو سو کی خاطر وقف سے بھاگ گئے ہیں۔ پھر دوسرے لوگوں پر کوئی کیا گلہ کر سکتا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں

کہ خدا تعالےٰ احمدیت کو دنیا میں ضرور پھیلائے گا اور اگر آپ کی اپنی نسل وقف سے بھاگے گی۔ تو خدا تعالےٰ باہر والوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے گا۔ اور وہ آپ کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیں گے۔ لیکن بدقسمت ہیں وہ لوگ جو گھر میں آئی ہوئی برکت کو چھوڑتے ہیں۔ اور بدقسمت ہیں وہ ماں باپ جو اس بات پر خوش ہوتے ہیں۔ کہ ان کا لڑکا آٹھ سو یا نو سو روپیہ ماہوار کما رہا ہے۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ وہ دین سے بھاگ گیا ہے کیا عیسائی مشنریوں میں ایسے لوگ موجود نہیں تھے۔ جو اگر دین کو چھوڑ کر دنیا کمانے لگ جاتے۔ تو آٹھ نو سو روپیہ ماہوار کی آمد پیدا کر لیتے۔ پادری قریباً سارے کے سارے ایسے خاندانوں میں سے ہیں کہ اگر وہ دنیاوی کاموں میں لگتے تو ہزاروں روپے ماہوار پاتے۔ لیکن انہوں نے دنیا کی بجائے دین کو ترجیح دی۔ اور

عیسائیت کی اشاعت کے لئے

اپنی زندگی بسر کر دی۔ ہماری جماعت کے افراد کو بھی غور کرنا چاہیے کہ وہ احمدیت کی اشاعت کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ تین سو سال میں احمدیت ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔ اگر ایک نسل کے بیس سال بھی فرض کر لئے جائیں۔ تو تم سمجھ سکتے ہو کہ ۳۰۰ سال میں پوری پندرہ نسلیں آجاتی ہیں گویا اگر ہماری پندرہ نسلیں یکے بعد دیگرے اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرتی چلی جائیں۔

تب وہ کام پورا ہوسکتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ مگر کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ منشاء تھا۔ کہ اور لوگوں کی نسلیں تو اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ اور میری اپنی نسل وقف نہ کرے۔ آخر جو شخص دوسروں سے کوئی مطالبہ کرتا ہے۔ اس کی اپنی نسل

سب سے پہلے اس مطالبہ کی مخاطب

ہوتی ہے۔ لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی نسل بدعہدی کرے گی۔ تو یقیناً خدا تعالیٰ دوسرے لوگوں میں سے اسلام کے بہادر اور جاں نثار سپاہی کھڑے کر دے گا۔ چنانچہ دیکھ لو جب ایک طرف حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولادوں سے ایسے مشرک پیدا ہوئے جنہوں نے کعبہ میں بھی سینکڑوں بت رکھ دیئے۔ تو دوسری طرف عراق کے علاقہ میں حضرت امام ابو حنیفہ رح اور حضرت جنید بغدادی رح جیسے بزرگ پیدا ہوئے۔ جنہوں نے دین کی بڑی خدمت کی اسی طرح ایک دوسرے ملک سے حضرت معین الدین چشتی رح آگئے۔ اور انہوں نے اسلام پھیلایا۔ پس جہاں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کو توجہ دلاتا ہوں۔ وہاں میں

جماعت سے بھی کہتا ہوں

کہ تمہیں یکے بعد دیگرے کم از کم اپنی پندرہ نسلوں کو وقف کرنا ہوگا۔ لیکن تم تو ابھی سے گھبرا گئے ہو۔ اور ابھی سے تمہارا یہ حال ہے۔ کہ جو شخص دین کی خدمت کے لئے آتا ہے۔ اس کو یہ خیال آتا ہے کہ اس کا گزارہ کیسے ہوگا۔ سیدھی بات ہے کہ روپیہ ہوگا۔ تو گزارہ ملے گا۔ اور روپیہ اسی وقت آئے گا۔ جب نئے آدمی بنیں گے۔ تم پچاس لاکھ احمدی لے آؤ۔ تو تمہارے گزارے خودبخود بڑھ جائیں گے۔

بہرحال دنیا اس وقت اسلام کی آواز سننے کی منتظر ہے اور اس کے لئے

ہمیں ایسے لوگوں کی ضرورت ہے

جو دین کی خدمت کے لئے آئیں۔ اور اپنی زندگیاں اس کام کے لئے وقف کریں اسی طرح اس کے لئے مرکز کی مضبوطی کی بھی ضرورت ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہمارا مرکز ابھی تک ان اصول پر آباد نہیں۔ جن اصول پر دوسرے شہر آباد ہوتے ہیں۔ دوسرے شہر خود اپنی ذات میں قائم ہوتے ہیں۔ مثلاً لائلپور ہے۔ سرگودھا ہے۔ ان شہروں میں کچھ کارخانے ہیں۔ اور کچھ بڑی زمینداریاں ہیں جن کی وجہ سے وہ اپنی ذات میں قائم ہیں۔ لیکن ربوہ میں نہ کارخانے ہیں۔ اور نہ زمینداریاں ہیں جتنی دیر تک جماعت چندہ دیتی ہے یا جائیگی یہاں

انسٹیٹیوشنز چلتی رہیں گی۔ سکول اور کالج قائم رہیں گے۔ اور اگر خدانخواستہ جماعت

چندہ دینے میں سستی

دکھائے۔ تو یہ چیزیں ختم ہو جائیں گی۔ ابھی ہماری جماعت میں حضرت معین الدین صاحب چشتی رح جیسے لوگ پیدا نہیں ہوئے۔ جو کہیں ملے تو فاقہ ہی سہی۔ اور نہ ہی جماعت میں ایسی عورتیں ہیں۔ جو فاقہ زدہ مردوں کے ساتھ نباہ سکیں۔ بلکہ اگر کوئی مرد دین کے لئے فاقہ پر آمادہ بھی ہو جائے۔ تو اس کی عورت فوراً کہہ اٹھے گی۔ کہ احمق ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے افراد نوکریوں کے پیچھے پھر رہے ہیں۔ تو تو کیوں یہاں بیٹھا ہے۔ کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتوں سے بھی زیادہ عقلمند ہے۔ بے شک ہماری جماعت میں

ایسے بھی نوجوان ہیں

جو اس قسم کی بیویوں کو جواب دیں گے۔ کہ تو شیطان ہے۔ جو مجھے دین کی خدمت سے روک رہی ہے۔ کیا تو مجھ کو بھی جہنم میں گرانا چاہتی ہے۔ لیکن اس قسم کے نوجوان اور اس قسم کی عورتیں جماعت میں کتنی ہیں۔ اگر جماعت میں حضرت خدیجہ رض جیسی عورتیں ہوں جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا تھا۔ کہ کلّا واللّٰہ لا یخزیک اللّٰہ ابداً انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علیٰ نوائب الحق (بخاری باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم) یعنی آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں خدا تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ آپ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں بے کس و بے مددگار لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ وہ اخلاق جو دنیا سے مٹ چکے ہیں۔ وہ آپ کی ذات کے ذریعہ دوبارہ قائم ہو رہے ہیں۔ مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں۔ اور مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ تو یہ عارضی مصائب یقیناً دور ہو جائیں۔ اور جماعت کی قربانیوں کا معیار بہت بڑھ جائے پچھلے دنوں مجھے ایک

بڑی خوشکن خبر

معلوم ہوئی۔ ہمارے دفتر والے بعض دفعہ بیرونی مبلغین کو خرچ بھیجنے میں سستی کر جاتے ہیں۔ اور باہر کام کرنے والوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ بعض اوقات انہیں خرچ نہیں ملتا۔ لیکن اگر باہر کی جماعتیں کوشش کریں۔ تو انہیں خرچ حاصل کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ بہرحال ہمارے باہر کام کرنے والے مبلغین کو بعض اوقات کئی کئی ماہ تک خرچ نہیں جاتا۔ ہمارا اس وقت جرمنی کا جو مبلغ ہے۔ میں تو اپنے آپکو ولی اللہ نہیں سمجھتا

لیکن میں

اسے ولی اللہ سمجھتا ہوں

اس کی صحت خراب ہے۔ انتڑیاں کمزور ہیں اور ذرا سے صدمہ سے اس کی بھوک بند ہو جاتی ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ جرمنی میں جو احمدی ہو رہے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ خود اس کی طرف لا رہا ہے۔ ورنہ اس کے جسم میں اتنی طاقت نہیں۔ کہ وہ زیادہ کام کر سکے۔ ایک دفعہ دفتر والوں نے اسے خرچ نہ بھیجا۔ جس کی وجہ سے وہ مکان کا کرایہ ادا نہ کر سکا۔ گورنمنٹ نے اسے مکان خالی کرنے کا نوٹس دے دیا۔ جرمنی میں مکانوں کی بہت کمی ہے۔ کیونکہ پچھلی جنگ میں اکثر مکانات گر گئے تھے۔ گورنمنٹ کی طرف سے نوٹس ملنے کی وجہ سے ہمارا مبلغ بہت غمگین ہوا۔ اور اس کی بھوک بند ہوگئی۔ انتڑیاں پہلے ہی خراب تھیں۔ اس لئے فاقہ کی وجہ سے اس کی صحت اور بھی کمزور ہوگئی۔ اس کی بیوی جو قریب عرصہ میں غیر احمدی تھی۔ لیکن اب نہایت اخلاص رکھتی ہے۔ اس کے پاس گئی۔ اور کہنے لگی۔ جب تم نے وقف کیا تھا۔ تو ان سب مصائب اور مشکلات کو سامنے رکھکر کیا تھا۔ پھر اب

گھبرانے کی کیا ضرورت ہے

باہر جاؤ اور کسی دوست سے کچھ دنوں کے وعدہ پر رقم لے آؤ۔ اتنے میں خرچ بھی آجائے گا۔ اس پر اسے کچھ تسلی ہوئی۔ کھانا کھایا اور پھر کسی دوست سے قرض کے حصول کی کوشش کے لئے باہر چلا گیا۔ ان ممالک میں قرض ملنا مشکل ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا۔ کہ ایک جرمن دوست نے مکان کا کرایہ دے دیا۔ اور تین دن کے بعد مرکز سے بھی خرچ پہنچ گیا۔ اور کرایہ کی رقم اس جرمن دوست کو واپس کر دی گئی۔ جرمنی میں ایک ہندو ڈاکٹر مجھے ایک اور ڈاکٹر کے پاس معائنہ کے لئے لے جا رہا تھا۔ وہ ۲۶ سال سے وہاں رہتا ہے۔ اس نے مجھے کہا۔ کہ میں پہلے دہریہ تھا۔ اب میں اسلام کی طرف مائل ہوں۔ میں نے کہا۔ میں تو تب مانوں۔ جب تم پورے مسلمان ہو جاؤ۔ وہ کہنے لگا۔ اگر ان مولوی صاحب کی صحبت میں رہا۔ تو پورا مسلمان بھی ہو جاؤں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ انہی سے مل کر میرے خیالات تبدیل ہوئے ہیں۔ بہرحال

جرمنی کے مبلغ

گو جسمانی لحاظ سے کمزور ہیں۔ مگر نہایت مخلص ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت پیدا کر رہا ہے۔ ہالینڈ میں مولوی غلام احمد صاحب بشیر ہیں۔ ان کی یہ حالت ہے۔ کہ ہمیں سفر یورپ میں ایک ڈرائیور کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ہم نے

ہالینڈ سے چند ہفتوں کے لئے ایک نومسلم ڈرائیور منگوایا۔ وہ ڈچ کہلاتا تھا۔ لیکن دراصل انڈونیشیا کا رہنے والا تھا۔ وہ کہنے لگا مجھے سمجھ نہیں آتی۔ کہ ہم اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ۱۹۵۳ء میں پاکستانی مسلمان ہمیں مارتے تھے۔ میں نے کہا دراصل

احمدیوں کی تعداد

دوسرے مسلمانوں کی نسبت بہت تھوڑی ہے۔ لیکن چونکہ ہماری جماعت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ ہم ابھی سے ان کو ختم کر دیں۔ ورنہ جب ان کی تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ تو انہیں ختم کرنا مشکل ہوگا۔ تمہارے ہاں بھی اگر جماعت کچھ زیادہ ہوگئی۔ اور لوگوں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ لوگ یہاں بڑھتے چلے جائیں گے۔ تو وہ مولوی غلام احمد بشیر کو مار دیں گے۔ اس پر اس نے بڑے جوش سے کہا۔ مولوی غلام احمد بشیر کو کون مار سکتا ہے۔ وہ تو محبت کے قابل ہے۔ کوئی شخص اس پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا۔ میں نے کہا۔ انسان جب غصہ میں آتا ہے۔ تو محبت اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔

پس میں جماعت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چندے وسیع کرو۔ تا تبلیغ کو وسیع کیا جا سکے۔ اسی طرح

ربوہ کو آباد کرنے کی کوشش کرو

میں دیکھتا ہوں کہ کئی مکانوں کی جگہیں ابھی خالی پڑی ہیں۔ اور کئی تعمیر شدہ مکان ایسے ہیں۔ جن میں اس وقت کوئی نہیں بستا۔ اس کے علاوہ ربوہ کو شہریت دینے کی کوشش کرو۔ اب تو جو لوگ یہاں آباد ہیں۔ وہ مجاور قسم کے ہیں۔ یعنی یہاں بسنے والے زیادہ تر سلسلہ کے کارکن ہیں۔ جن کا گذارہ چندوں پر ہے۔ شہر وہ ہوتا ہے۔ جس کے اکثر رہنے والے خود کمائی کرتے ہوں۔ اور چندوں پر ان کا انحصار نہ ہو۔ ورنہ اگر کسی حادثہ کی وجہ سے خدانخواستہ رستے رک جائیں گے۔ اور چندوں کی آمد میں کمی واقع ہو جائے۔ تو آبادی کے گذارہ کی کوئی صورت نہ رہے مثلاً ابھی سیلاب آیا ہے۔ اس کی وجہ سے اگر خدانخواستہ

چندوں کی آمد

میں کمی واقع ہو جائے۔ تو مرکزی ادارے اپنے کارکنوں کی تنخواہیں بھی نہیں دے سکتے۔ لیکن اگر ربوہ میں رہنے والوں میں سے اکثر لوگ ایسے ہوں۔ جو مختلف کام کرنے والے ہوں۔ اور وہ اپنی کمائی خود کرتے ہوں۔ تو ایسی مشکلات کا وقت بھی آسانی سے گزر سکتا ہے۔ لائل پور اور سرگودھا وغیرہ شہروں کے رہنے والوں کا گذارہ منی آرڈروں پر نہیں۔ بلکہ وہاں رہنے والے افراد کی تجارتوں اور کارخانوں وغیرہ پر ہے۔ لیکن ربوہ میں رہنے والوں کا گذارہ منی آرڈروں پر ہے۔ باہر سے روپیہ آتا ہے۔ تو ہم اپنے کارکنوں کو تنخواہیں دیتے ہیں۔

پس جہاں میں ایک طرف

جماعت کو تاکید کرتا ہوں

کہ وہ چندوں کو بڑھائے۔ چندے بڑھیں گے تو سلسلہ کا کام بڑھے گا۔ وہاں میں باہر کے دوستوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ مرکز میں آئیں۔ اور یہاں مختلف صنعتیں جاری کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح میں بیرونی ممالک میں کام کرنے والے مبلغین سے کہتا ہوں۔ کہ وہ بھی چندہ بڑھانے کی کوشش کریں۔ یہی غلام احمد بشیر مبلغ ہالینڈ ہیں جس کی میں نے ابھی تعریف کی ہے۔ اس کے متعلق

چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب

نے بتایا۔ کہ وہ نومسلموں سے چندہ نہیں لیتا۔ چوہدری صاحب نے کہا۔ کہ میں نے اس سے کہا ہے کہ پس تو ان نومسلموں کو اس وقت احمدی سمجھوں گا جب وہ باقاعدہ چندہ دیں گے۔ لیکن وہ ہر دفعہ یہ عذر کر دیتا ہے۔ کہ یہ لوگ مالی لحاظ سے کمزور ہیں۔ اور چندہ دینے کے قابل نہیں۔ میرے نزدیک چوہدری صاحب کی بات بالکل درست ہے۔ ہمارے مبلغین کو

نومسلموں سے چندہ

لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میں نے جرمنوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ چندے دیتے ہیں۔ ایک شخص میری آمد کے متعلق خبر پا کر دو سو میل سے چل کر مجھے ملنے آیا۔ چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی نے مجھے بتایا۔ کہ وہ جب سے احمدی ہوا ہے۔ اڑھائی پونڈ ماہوار باقاعدہ چندہ دیتا ہے۔ پس اگر ہمارے مبلغین نومسلموں کو چندہ دینے کی عادت ڈالیں گے۔ تو انہیں عادت پڑ جائیگی چاہے ابتدا میں وہ ایک ایک آنہ ہی چندہ کیوں نہ دیں۔ اگر وہ ایک ایک آنہ بھی چندہ دینا شروع کر دیں گے۔ تو آہستہ آہستہ انہیں اس کی عادت پڑ جائے گی۔ اور پھر زیادہ مقدار میں چندہ دینا انہیں دوبھر معلوم نہیں ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارات اور کتابیں نکال کر دیکھ لو۔ تمہیں ان میں یہ الفاظ دکھائی دیں گے کہ فلاں دوست بڑے مخلص ہیں۔ انہوں نے ایک آنہ یا دو آنہ ماہوار چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے لیکن پھر وہی لوگ بڑی بڑی مقدار میں چندے دینے لگ گئے تھے۔ ہمارے مبلغین کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی نومسلموں سے چندہ لینے کی کوشش کریں۔ مشرقی افریقہ اور مغربی افریقہ اور دمشق والے احمدیوں کی حالت نسبتاً اچھی ہے۔ دمشق کی جماعت بڑے اخلاص اور ہمت سے کام کر رہی ہے۔

پھر جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ

نوجوانوں کو یہاں بھیجیں

جو یہاں رہ کر تعلیم حاصل کریں۔ اور مرکزی اداروں میں کام کریں۔ دیکھو بیماری سے پہلے مجھ میں کس قدر ہمت ہوا کرتی تھی۔ میں اکیلا دس آدمیوں سے بھی زیادہ کام کر سکتا تھا۔ لیکن اب ایک آدمی کے چوتھائی کام کے برابر بھی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح یہ ناظر بھی انسان ہی ہیں۔ ان کو بھی بیماری لگ سکتی ہے۔ اور کام کے ناقابل ہو سکتے ہیں۔ پس باہر سے نوجوانوں کو یہاں آنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بلکہ بہتر ہوگا کہ مختلف ممالک سے لوگ یہاں آئیں۔ اور انجمن کا کام سنبھالیں۔ تا ہماری مرکزی انجمن

انٹرنیشنل انجمن

بن جائے۔ صرف پاکستانی نہ رہے۔ دینی لحاظ سے بیشک پاکستان کے لوگ دوسروں پر فوقیت رکھتے ہیں۔ لیکن اگر ان کے ساتھ ایک ممبر نائیجیریا، گولڈ کوسٹ، امریکہ، مشرقی افریقہ، ہالینڈ، جرمنی اور انگلینڈ وغیرہ ممالک کا بھی ہو۔ تو کام زیادہ بہتر رنگ میں چل سکتا ہے۔ جب یہ لوگ یہاں آکر کام کریں گے۔ تو باہر کی جماعتوں کو اس طرف زیادہ توجہ ہوگی۔ اور وہ سمجھیں گی۔ کہ مرکز میں جو انجمن کام کر رہی ہے وہ صرف پاکستان کی جماعتوں کی انجمن نہیں، بلکہ ہماری بھی انجمن ہے۔ پس

چندوں کو زیادہ کرو

اور ان طوفانوں سے مایوس نہ ہو۔ بلکہ پہلوانوں کی طرح کام میں لگ جاؤ۔ اور جہاں جہاں پانی خشک ہوتا ہے۔ وہاں فوراً کھیتوں میں ہل چلا دو تا تمہاری آئندہ آمدنیں پہلے سے بھی بڑھ جائیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ چندے بھی بڑھ جائیں۔ جب مرکز مضبوط ہوگا۔ اور بیرونی مبلغین کو بھی خدا تعالیٰ اس بات کی توفیق دے دیگا۔ کہ وہ نومسلموں سے چندے لیں۔ تو سلسلہ تبلیغ وسیع ہو جائے گا۔ جب بھی دنیا میں کوئی مذہبی تحریک چلی ہے۔ اس کے ابتدائی مبلغ اسی ملک کے ہوتے ہیں۔ جس میں وہ تحریک ابتداءً شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔

اسلام کے پہلے مبلغ

عرب ہی تھے۔ لیکن اس کے بعد ایرانی اور عراقی آگئے۔ اور انہوں نے اسلام کی اشاعت شروع کی۔ حضرت معین الدین صاحب چشتی رح شہاب الدین صاحب سہروردی رح بہاء الدین صاحب نقشبندی رح سب دوسرے ممالک کے تھے۔

جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں اسلام کی بڑی خدمت کی ہے۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام کے بعد بھی پچاس ساٹھ سال تک عیسائیت کو پھیلانے والے ان کے اپنے علاقہ کے ہی مبلغ تھے۔ لیکن بعد میں اور علاقوں میں بھی مبلغ پیدا ہو گئے۔ اور آج کئی سو سال کے بعد تو سارے مبلغ انہی کے ہی ہیں۔ پھر جرمنی اور انگلینڈ سے بھی کئی مبلغین اشاعت عیسائیت کے لئے آگئے آگئے۔ پس جب تک مبلغین نومسلموں کو چندہ دینے اور وقف کرنے کی عادت نہیں ڈالیں گے۔ یہ کام لمبے عرصہ تک نہیں چل سکتا۔ جو کام ہمارے سپرد ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر بتایا ہے کہ تین سو سال کے اندر اندر مکمل ہو جائے گا۔ لیکن ایسا تبھی ہو سکتا ہے۔ جب ہم

اولاد در اولاد کو وقف کریں

اور اولاد در اولاد کو اسلام کی اشاعت کا فرض یاد دلاتے جائیں۔ اگر یہ روح ہمارے اندر پیدا ہو جائے۔ تو ہمارے لئے گھبراہٹ کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر ہمیں یہ نظر آئے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے بعض افراد دنیا کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ تو طبیعت بے چین ہو جاتی ہے۔ آخر دین کو نظر انداز کر کے دنیا کے پیچھے لگ جانا کونسی عقلمندی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ہمارے لئے ایک طیب غذا لے کر آئے تھے۔ لیکن آپ کی اپنی نسل میں سے کچھ لوگ اس روحانی غذا کو چھوڑ کر مادی لذائذ کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اگر دنیا کمانا ہی ضروری ہے۔ تو جس شخص کو یہاں آٹھ نو سو روپے ماہوار مل رہا ہے۔ وہ اگر امریکہ چلا جائے۔ تو اسے وہاں اڑھائی تین ہزار ماہوار مل سکتا ہے۔ لیکن اگر یہاں بیکار ہے تو اڑھائی سو روپیہ ماہوار بھی ملتا۔ تو کم از کم وہ روحانی طور پر اپنے دادا کا پوتا تو ہوتا۔ لیکن اب تو وہ آپ کی روحانی نسل سے منقطع ہو گیا ہے۔ اور جو بھی خدا تعالیٰ کے لئے

دین کی اشاعت کے لئے

اپنی زندگی وقف نہیں کرے گا۔ وہ آپ کی نسل میں سے ہوتے ہوئے بھی روحانی طور پر آپ کی طرف منسوب نہیں ہو سکے گا۔

اسی طرح میں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تم ربوہ کو آباد کرنے کی کوشش کرو۔ اس وقت ہمارے سامنے دو کام ہیں۔ اگر ایک طرف ہم نے ربوہ کو آباد کرنا ہے۔ تو دوسری طرف ہم نے قادیان کو آباد کرنا ہے۔ پس سالہا سال ایک

درویش کو قادیان میں چھوڑا گیا تھا۔ اور اس نے بہت اخلاص بھی دکھایا۔ جب دوسرے لوگ قادیان سے بھاگ آئے۔ تو وہ وہیں رہا۔ لیکن

میں دیکھتا ہوں

کہ اس میں ایسی ہمت نہیں۔ کہ وہ فاقہ میں رہ کر بھی کام کرنے کے لئے تیار ہو۔ اگر وہ فاقہ میں رہ کر کام کرنے کے لئے تیار ہوتا۔ یا روزی کمانے کی کوئی صورت نکال لیتا۔ تو میں سمجھتا کہ کام چلتا چلا جائے گا۔ لیکن مجھے یہ دونوں چیزیں نظر نہیں آتیں۔ نہ مجھے یہ نظر آتا ہے۔ کہ وہ فاقہ میں رہ سکتا ہے۔ اور نہ وہ اپنی آمد پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اگر کسی وقت بھی اسے اخراجات کے لئے روپیہ نہ ملے تو اس کا وہاں قیام مشکل ہو جائے گا۔ حالانکہ ہم نے اسے

حضرت اسماعیل علیہ السلام

کی طرح وہاں اس لئے رکھا ہے۔ تاکہ وہ قادیان کو آباد کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں اس کے ذریعہ پوری ہوں۔ ہم جو ربوہ کو آباد کر رہے ہیں۔ ہمارا یہ کام ظلی ہے۔ حقیقی کام اُسی کا ہے۔ بشرطیکہ وہ سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے ہر مشکل برداشت کرنے کے لئے تیار ہو۔

میں جماعت کو ایک یہ بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ پرانے زمانہ میں تنخواہ دار مبلغ نہیں ہوتے تھے بلکہ لوگ خود ان کی ضروریات کا فکر رکھتے تھے اس زمانہ میں ہمارے سب مبلغ تنخواہ دار ہیں۔ لیکن صرف تنخواہ دار مبلغوں کے ذریعہ تبلیغ کو سارے دنیا میں وسیع نہیں کیا جا سکتا۔ ساری دنیا میں تبلیغ اسی صورت میں وسیع ہو سکتی ہے۔ جب

جماعت خود ان کا خیال رکھے

عیسائی اب تک اپنے پادریوں کی خدمت کرتے چلے آتے ہیں۔ آپ لوگوں کا بھی فرض ہے۔ کہ ان کی خدمت کریں۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر ہر کمانے والا احمدی ربوہ میں رہنے والے کارکنوں یا باہر کام کرنے والے مبلغوں کے لئے اپنی آمد کا ایک فی صدی بھی ریزرو کر دے۔ تو ہر سو احمدی ربوہ میں رہنے والے ایک کارکن یا باہر کام کرنے والے ایک مبلغ کا گزارہ چلا سکتے ہیں۔ اور پھر جوں جوں جماعت بڑھتی چلی جائے گی۔ بوجھ اُٹھانے والے بھی زیادہ ہوتے جائیں گے۔ اور اس طرح زیادہ کارکنوں کا بوجھ اُٹھایا جا سکے گا۔ اگر ایک لاکھ احمدی کمانے والے ہوں۔ تو ایک ہزار مبلغوں اور کارکنوں کا گزارہ چلایا جا سکتا ہے۔ پہلے

زمانہ میں لوگ اسی طرح کرتے تھے۔ اور وہ سمجھتے تھے۔ ہم ان کی خدمت کریں گے۔ تو خداتعالیٰ ہماری

آمد میں برکت

پیدا کرے گا۔ اور ہماری مشکلات کو دور کرے گا۔ اگر جماعت کے دوست اس طرف توجہ کریں تو ہماری تمام مشکلیں دور ہو سکتی ہیں۔ مثلاً ایک لاکھ کمانے والے ہوں۔ تو ایک ہزار مبلغ کا گذارہ چل سکتا ہے۔ اور لاکھ سے تو اب بھی ہماری جماعت کے دوست بہت زیادہ ہیں۔ اگر دس لاکھ احمدی ہوں تو دس ہزار مبلغوں اور کارکنوں کا گذارہ چل سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہر کمانے والا ۹۹ فی صدی آمد اپنے گذارے اور چندوں کے لئے رکھے۔ اور ایک فی صدی سلسلہ کے کارکنوں اور مبلغوں کے لئے ریزرو کردے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خداتعالیٰ سے الہام پاکر ایسے لوگوں کا نام

اصحاب الصفّہ

رکھا ہے۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر ڈال دیا۔ ایسے لوگوں کی خدمت خود اپنی ذات میں بہت بڑے ثواب کا موجب ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ چونکہ میں بیمار ہوں۔ اسلئے بعض دفعہ کوئی غریب بیوہ عورت ایک جوڑا ہی لے آتی ہے اور کہتی ہے۔ حضور اسے قبول فرمائیں۔ اور وہ اس خدمت سے خوشی

محسوس کرتی ہے۔ اسی طرح اگر جماعت کے اندر یہ روح پیدا ہو جائے کہ ان کے اموال میں دین کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنے والوں کا بھی حق ہے۔ تو ہماری بہت سی مشکلات آپ ہی آپ حل ہو جائیں۔ اور تبلیغ کا دائرہ پہلے سے بہت زیادہ وسیع ہو جائے۔

پس تم اپنی زندگیاں

دین کی خدمت کے لئے وقف کرو

اور پھر نسلاً بعد نسل وقف کرتے چلے جاؤ۔ میں نے کراچی میں تحریک کی تھی کہ دوست خاندانی طور پر اپنی زندگیاں وقف کریں یعنی ہر شخص یہ اقرار کرے کہ میں اپنے خاندان میں سے کسی نہ کسی فرد کو دین کی خدمت کے لئے ہمیشہ وقف رکھوں گا۔ وہی تحریک میں اب بھی کرتا ہوں۔ اور جماعت سے خاندانی طور پر کسی نہ کسی فرد کو وقف کرنے کا مطالبہ کرتا ہوں۔ اگر جماعت اس پر عمل کرنا شروع کردے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے

وقف کی ایک رو

پیدا ہو جائے گی اور ہمیں کثرت سے واقفین ملنے لگ جائیں گے۔ اب تو یہ حالت ہے کہ اگر ایک نوجوان اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ تو دوسرا اپنی حماقت سے اسے روکنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اگر خداتعالیٰ ہماری جماعت کو زیادہ کردے۔ تو ان واقفین کا گذارہ چلانا مشکل نہیں ہوگا۔ کیا تم جانتے ہو کہ عیسائیوں نے پوپ کے

گذارہ کے لئے کیا انتظام کر رکھا ہے۔ انہوں نے اسکے لئے ایک عجیب انتظام کیا ہوا ہے۔ مسلمانوں میں تو نذرانہ اور تحفہ کا رواج ہے اور اسلام کی یہی تعلیم ہے کہ اگر بغیر سوال کرنے کے کوئی شخص ہدیہ یا نذرانہ دے تو اسے قبول کرلینا چاہیئے اِس میں برکت ہوتی ہے۔ لیکن عیسائیوں نے پوپ کے لئے یہ طریق جاری کیا ہوا ہے۔ کہ ہر عیسائی۔ سال میں ایک پینی (Penny) پوپ کو دے۔ ان کا پادری سب کر لاتا ہے اور ان سے

پوپ کی ایک پینی

مانگتا ہے۔ اور اس طرح ایک بہت بڑی رقم جمع ہو جاتی ہے۔ اس وقت دنیا میں تقریباً ۳۲ کروڑ کیتھولک ہیں۔ اگر وہ سب ایک ایک پینی دیں۔ تو تقریباً چودہ لاکھ پونڈ رقم بن جاتی ہے۔ جو پوپ کو پیش کی جاتی ہے اور وہ بادشاہوں کی طرح زندگی بسر کرتا ہے۔

پس

خاندانی طور پر

اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کرو۔ اور عہد کرو کہ تم اپنی اولاد در اولاد کو وقف کرتے چلے جاؤ گے۔ پہلے تم خود اپنے کسی بچے کو وقف کرو۔ پھر اپنے سب بچوں سے عہد لو کہ وہ اپنے بچوں میں سے کسی نہ کسی کو خدمت دین کے لئے وقف کریں گے۔ اور پھر ان سے یہ عہد بھی لو کہ وہ اپنے بچوں سے عہد لیں گے۔ کہ وہ بھی اپنی آئندہ نسل سے یہی مطالبہ کریں گے۔ چونکہ اگلی نسل کا وقف تمہارے اختیار میں نہیں۔ اسلئے صرف تحریک کرنا تمہارا کام ہوگا۔ اگر وہ نہیں مانیں گے۔ تو یہ ان کا قصور ہوگا۔ تم اپنے فرض سے سبکدوش سمجھے جاؤ گے۔ اگر تم یہ کام کرو گے۔ اور یہ روح جماعت میں نسلاً بعد نسل پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ اور ہر فرد یہ کوشش کرے گا۔ کہ اس کے خاندان کا کوئی نہ کوئی فرد دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرے۔ تو خداتعالیٰ کے فضل سے لاکھوں واقف زندگی دین کی خدمت کے لئے مہیا ہو جائیں گے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کی تحریک فرمائی ہے ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ

تم میں سے ہر شخص وصیت کرے

اور پھر اپنی اولاد کے متعلق بھی کوشش کرے کہ وہ بھی وصیت کرے۔ اور وہ اولاد اپنی اگلی نسل کو وصیت کی تحریک کرے یہ بھی دین کی خدمت کا ایک بڑا بھاری ذریعہ ہے۔ اگر ہم ایسا کریں تو قیامت تک تبلیغ اور اشاعت کا سلسلہ جاری رہ سکتا ہے۔ پھر جتنی تدبیریں ہم کرتے ہیں۔ ان میں کوئی نہ کوئی رخنہ باقی رہ جاتا ہے۔

لیکن خداتعالیٰ کی تدبیر میں کوئی رخنہ نہیں ہوتا۔ اس لئے اصل چیز یہ ہے کہ تم دعائیں کرو اور اس خطبہ کو بار بار پڑھو۔ اور اس میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں۔ انہیں یاد رکھو۔ اور اگرچہ یہ مختصر سا خطبہ ہے۔ لیکن اگر چاہو۔ تو اس میں سے بھی جو بات تمہیں زائد معلوم ہو اسے کاٹ دو۔ اور باقی مختصر حصہ کو چھپوا کر جماعت میں کثرت سے پھیلاؤ تاکہ ہر فرد کے اندر بیداری پیدا ہو۔

میں نے جماعت میں جو وقف کی تحریک شروع کی ہے۔ اس کے بعد میرے پاس

تین درخواستیں آئی ہیں

ایک تو میرے پوتے مرزا انس احمد کی ہے۔ جو عزیزم مرزا ناصر احمد کا لڑکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نیت کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انس احمد نے لکھا ہے کہ میرا ارادہ تھا کہ میں قانون پڑھ کر اپنی زندگی وقف کروں۔ لیکن اب آپ جہاں چاہیں۔ مجھے لگا دیں۔ میں ہر طرح تیار ہوں۔ ایک درخواست ماسٹر عطاء اللہ صاحب کی آئی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے ایم اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ اس میں کامیاب ہونے کے بعد آپ جہاں چاہیں مجھے لگا دیں۔ تیسری درخواست باہر کے ایک لڑکے کی ہے۔ جو ابھی چھوٹی جماعت کا طالب علم ہے۔ میں نے اسے کہا ہے۔ کہ وہ میٹرک پاس کر کے جامعہ میں داخلہ لے۔ کیونکہ جب تک جامعہ میں زیادہ طالب علم نہیں آئیں گے۔ اس وقت تک شاید ہی زیادہ تعداد میں نہیں نکل سکتے ہمارے

سکول کے اساتذہ کو چاہیئے

کہ وہ لڑکوں میں وقف کی تحریک کریں اور انہیں سمجھائیں کہ تمہارا اعلیٰ گذارہ تمہارے اپنے اختیار میں ہے اگر تم باہر جاؤ گے اور تبلیغ کرو گے۔ تو تمہاری تبلیغ کے نتیجہ میں جماعت بڑھے گی اور جماعت کے بڑھنے سے چندے زیادہ ہوں گے اور چندے زیادہ آئیں گے۔ تو تمہارے گذارے بھی زیادہ اعلیٰ ہوں گے۔ اگر یورپ کا کوئی حصہ ہی احمدی ہو جائے تو جماعت کے چندے کئی گنا بڑھ سکتے ہیں۔ پس سکول کے اساتذہ اپنے سکول کے لڑکوں کو سمجھائیں۔ اور پروفیسر

کالج کے لڑکوں کو سمجھائیں

اور باہر کے مبلغ اپنی اپنی جماعتوں میں چندہ دینے اور زندگی وقف کرنے کی تحریک کریں۔ اس طرح چند مہینوں میں ہی کام کی رفتار تیز ہو سکتی ہے۔ اور یہ صدی ہر قسم کے شیطانی حملوں سے محفوظ ہو سکتی ہے۔ پھر جوں جوں جماعت بڑھے گی۔ خداتعالیٰ اپنے فضل سے آئندہ بھی اسی میں جوش پیدا کرتا چلا جائے گا۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم کے لئے طلباء کی ضرورت

تقسیم ملک کے بعد ہندوستان میں احمدی علماء کی شدت سے کمی محسوس کی جا رہی ہے۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کے مطابق قادیان میں خالص دینی تعلیم کے لئے مدرسہ احمدیہ کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اور چند طالب علم زیر تعلیم ہیں۔ مگر ہر سال نئے طالب علموں کی ضرورت ہے۔ جو اوپر کی کلاسوں میں ترقی پا جانے والوں کی جگہ لیں۔ چنانچہ تعلیمی سال سے نظارت ہذا کو کم از کم چار مڈل پاس طلباء کی ضرورت ہے۔ جو مدرسہ احمدیہ کی جماعت اول میں داخلہ لے سکیں۔ ایسے طلباء کو صدر انجمن احمدیہ بعض شرائط کے ساتھ مبلغ ۲۰/ روپے ماہوار تک وظیفہ بھی دے گی اور اس طرح ان کی دینی تعلیم مولوی فاضل تک مکمل کرائی جائے گی۔ اور یہی نونہال اگر خدا نے چاہا تو آئندہ احمدیت کے داعی اور مبلغ ہوں گے۔

پس خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والوں کو اس موقعہ سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اگر آپ کا اپنا بچہ اس قابل ہے۔ تو آپ فوری طور پر نظارت ہذا سے خط و کتابت کریں اور اپنے بچے کے مستقبل کو دینی ماحول میں روشن بنائیں۔ اور اگر آپ کے زیر اثر کسی دوسرے دوست کا بچہ ہے۔ تو اسے بھی مناسب طریق پر یہ نیک تحریک کریں۔ چونکہ یہ اعلان سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق کیا جا رہا ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب جماعت حضور کے ارشاد کے مطابق اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے حصول کے لئے جلد مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

شاہجہانپور میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

از مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر مبلغ سلسلہ احمدیہ زیل شاہجہانپور

مورخہ ۵ر دسمبر ۱۹۵۵ء کو جماعت احمدیہ شاہجہانپور یو۔پی کا دوسرا سالانہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے منعقد ہوا۔ جلسہ زیر صدارت مکرم اختر صاحب ۱/۲ ۷ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد "کامل نمونہ" کے موضوع پر مکرمی محمد بشیر الدین صاحب قائد خدام الاحمدیہ شاہجہانپور نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد۔ پُر ضلالت زمانہ اور ایسے ماحول میں کامل تعلیم اور اپنے عملی نمونہ سے امن وعدل و انصاف کو قائم کرنے پر سیر کن بحث کی۔ بعدہٗ خاکسار خورشید احمد نے آنحضرت کی سیرت قرآن کریم اور واقعات کی روشنی میں بیان کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مساوات قائم کرنا۔ دیگر مذاہب کے بزرگوں کی عزت قائم کرنا۔ مذہبی وسیاسی دنیا میں امن وصلح کی تعلیم دینا۔ علوم کو ترقی دینا۔ اور انسانوں کو باخدا بنانا وغیرہ بیان کیا۔ تیسری تقریر مکرم مولوی منظور احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ راٹھ ومسکرا۔ حال سیتاپور کی ہوئی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات سے آپ کا صبر۔ غیروں سے حسن سلوک۔ اللہ تعالےٰ پر محکم ایمان پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی کلام سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت وبرتری کے اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ اور ساتھ ساتھ ترجمہ بھی کیا۔ پبلک پر ان اشعار کا بڑا اچھا اثر ہوا۔

چوتھی تقریر مولانا دانش علی دانش فریدی ہیڈ مدرس مدرسہ فیض عام کی ہوئی۔ مولوی صاحب اہل سنت والجماعت سے ہیں۔ لیکن پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سب کے لئے پیغمبر ہیں۔ لہٰذا مولوی صاحب نے ہمارے انتظام میں کئے گئے جلسہ میں تقریر فرمانا منظور کر لیا۔ مولانا صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسی نعت پڑھی۔ جس کے ایک ایک شعر میں عربی فارسی اور ہندی تھی۔ یعنی پہلے مصرعہ میں عربی و فارسی۔ دوسرے میں ہندی۔ پبلک نے اس نظم کو اتنا پسند کیا۔ کہ تقریر کے بعد پھر ایک بار سنائی گئی۔ دانش صاحب نے اپنی تقریر میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا غلاموں سے سلوک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اندر قوت روحانی کا ذخیرہ پیدا کرنے۔ بدرسومات کو ترک کرنے اور اللہ تبارک وتعالےٰ کی غیرت آنحضرت صلعم کے متعلق کے واقعات بتائے۔ جیسے حضرت زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آزادی کی نسبت آپؐ کی غلامی کو ترجیح دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطبہ میں یاساریۃ الجبل کے واقعہ متبنٰی کی رسم کہ وہ مثل بیٹا ہوتا ہے۔ حضرت زینب سے نکاح کرکے تردید کی۔

دعا کے بعد یہ بابرکت وکامیاب تقریب ۱/۲ ۱۱ بجے شب ختم ہوئی۔ بعد میں حاضرین میں مٹھائی وغیرہ بانٹی گئی۔ جلسہ کا سارا پروگرام بذریعہ لاؤڈ سپیکر نشر کیا گیا۔

اس سارے پروگرام کی روح رواں مکرم محمد بشیر الدین صاحب اور مکرم عبدالماجد صاحب ممبران خدام الاحمدیہ ہیں۔ انہوں نے رات دن ایک کرکے اس جلسہ کو کامیاب بنایا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین +

منظوری عہدیداران جماعت احمدیہ

۱۔ جماعت Perinjanam. صدر۔ P.M. Pochoo Sb

۲۔ " " Pathapirigam سیکرٹری مال کے بسی علوی صاحب

۳۔ " سونگھڑہ۔ سیکرٹری مال۔ منشی یوسف علی صاحب (مشروط)

۴۔ " مدراس۔ سیکرٹری تعلیم وتربیت۔ محمد کریم اللہ صاحب

عہدیداران جماعت احمدیہ کنڈور ضلع وارنگل علاقہ دکن

۵۔ پریذیڈنٹ۔ مکرم سید حسین صاحب وظیفہ یاب مدرس۔

۶۔ سیکرٹری مال۔ مرزا غوث اللہ بیگ صاحب

۷۔ " امور عامہ۔ امام صاحب

۸۔ " تعلیم وتربیت۔ محمد اسمٰعیل صاحب۔ ۹۔ امام الصلوٰۃ۔ پریذیڈنٹ صاحب

ناظر اعلےٰ قادیان

ولادتیں! قادیان ۷ر دسمبر ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ٹیلر درویش کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے عزیز کا محمد یعقوب نام تجویز فرمایا۔ مورخہ ۱۰ر دسمبر۔ مولوی محمد یوسف صاحب درویش مدرس مدرسہ قادیان کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ مورخہ ۱۲ر دسمبر مکرمی فضل الٰہی خان صاحب درویش کارکن نظارت امور عامہ کے ہاں تیسرا لڑکا تولد ہوا۔ بمبئی ۱۲ر دسمبر مکرم جناب مولوی شریف احمد صاحب فاضل امینی انچارج مبلغ کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نومولودین کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

بقایا داران ونادہندافراد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تین ماہ تک چندہ نہ دینے والوں کو جماعت سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ اور نادہندگان بیسیوں کی تعداد میں جماعتوں میں موجود ہیں۔ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ مگر آپ لوگ ان کے ڈر کی وجہ سے یا ان کے لحاظ کے باعث انہیں اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اور پھر کہا یہ جاتا ہے کہ چندہ وصول کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ بس ان نادہندگان کے پاس جاؤ اور جو اعدی کہلا کر چندہ نہیں دیتے انہیں بتلاؤ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حکم ہے۔ پھر بھی اگر وہ کہیں کہ نہیں دیتے تو ان کا معاملہ پیش کرو۔"

حضور کا مندرجہ ارشاد بالکل واضح ہے۔ اگر اس کی پوری طرح تعمیل کی جائے۔ اور مالی فرائض سے غافل اور سست احباب کو بیدار کرکے متوجہ کیا جائے۔ اور جو لوگ اپنی حالت پر مصر رہیں ان کی مرکز میں پورے کوائف کے ساتھ رپورٹ کی جائے۔ تو مجھے امید ہے کہ بقایا دار احباب کا ایک کثیر حصہ جلد اپنی اصلاح کی طرف مائل ہو سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ مشکلات اور امتحان کے اس نازک دور میں اپنے فرائض کا پوری طرح احساس کرکے ہم اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بنیں۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال قادیان)

پریذیڈنٹ صاحبان وسیکرٹریان تبلیغ متوجہ ہوں!

جملہ سیکرٹریان تبلیغ کی خدمت میں انفرادی طور پر تبلیغ سے متعلق ایک تحریک بھجوائی جا چکی ہے جس میں مقامی تبلیغ کے لئے دوستوں سے ایام وقف کروانے اور وفود کی صورت میں تبلیغ کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے۔ یہ تحریک سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت ہے۔ امید ہے کہ جملہ سیکرٹریان حضور کے اس ارشاد پر عمل کرکے اپنی رپورٹیں باقاعدگی کے ساتھ بھجواتے رہیں گے۔ ایسی تمام رپورٹوں کا خلاصہ حضور کی خدمت میں بغرض اطلاع بھجوایا جایا کرے گا۔

پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے کہ وہ سیکرٹریان تبلیغ کے کام کی نگرانی کریں اور اگر کوئی سیکرٹری توجہ دلانے پر بھی کام نہ کرے تو اس کی جگہ دوسرا سیکرٹری منتخب کرکے منظوری حاصل کر لی جائے

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

اعانت برائے ہندی ترجمہ "پیغام صلح"

نظارت ہذا کی تحریک پر مکرم سید عبدالرحمٰن صاحب ساکن اوکیرہ ضلع رائچور دکن نے پیغام صلح کے ہندی ترجمہ کی اشاعت کے لئے مبلغ ۲۵/- روپے کی اعانت فرمائی ہے۔ نیز اخبار الفضل اور فضل لائبریری کے لئے مبلغ ۲/- روپیہ عطیہ دیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اس کام کے لئے مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ دیودرگ نے بھی بہت سرگرمی دکھائی ہے۔ اور اپنی طرف سے نیز اپنے خاندان کی طرف سے کافی رقم ہندی ترجمہ کی اشاعت کے لئے دی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر بخشے۔

سید عبدالرحمٰن صاحب موصوف بلڈ پریشر کے مریض ہیں احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

درخواست ہائے دعا

۱۔ مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ کالیکٹ مالابار کی اہلیہ صاحبہ عرصہ ایک سال سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

۲۔ میری اہلیہ دونوں سخت بیمار ہے درویشان قادیان اور بزرگان جماعت سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خادم سید محمد سلیمان احمدیہ کوٹھی سعدی پور مونگھیر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بمبئی۔ ۱۴ دسمبر۔ جلالۃ الملک شاہ سعود ہندوستان میں ۱۷ روز قیام کے بعد عرب روانہ ہو گئے۔ الوداع کے لئے فضائی اڈہ پر عظیم اجتماع تھا۔ آپ نے اس عرصہ میں شملہ حیدرآباد۔ بنگلور اور بمبئی کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہندوستان اور عرب ممالک کے درمیان قدیم دوستی کی تجدید ہو گئی ہے۔ اور ہندوستان مسٹر نہرو کی حوصلہ افزا رہنمائی میں ہر جہت سے ترقی کر رہا ہے۔

آپ نے بچوں کے ایک ہسپتال کے معائنہ کے وقت دس ہزار روپیہ عطیہ دیا۔ آپ نے دورہ میں کئی لاکھ روپے لوگوں اور اداروں کو بطور رہنمیات عطا کئے ہیں۔ آپ نے دہلی میں صدر جمہوریہ کی بیوی اور وزیر اعظم مسٹر نہرو کی صاحبزادی کو ہیروں کا ایک ایک ہار۔ اور اعلیٰ عہدیداروں کو قیمتی گھڑیاں اور راشٹرپتی بھون کے ملازمین کو دس ہزار روپیہ انعام دیا۔ اور شاہی ٹرین کے ڈرائیور کو بھی انعام دیا۔ میسور میں آپ نے ایک چائے فروش کے ایک پیالی چائے پیش کرنے پر اسے دو ہزار روپیہ انعام دیا۔

نئی دہلی۔ ۱۴ دسمبر۔ روسی رہنماؤں نے واپسی سے قبل پریس کانفرنس میں کہا کہ ہماری دوستی اٹوٹ ہے۔ اور کہا کہ مشرق بعید کے مسائل حل کرنے کے لئے جنیوا طرز کی کانفرنس مفید رہے گی۔ اور ایٹمی اسلحہ اور فوجوں پر کنٹرول کی پیشکش کی۔ انہوں نے کہا کہ گوا اور کشمیر بھارت کا حصہ ہیں۔ روسی رہنماؤں کو شاندار الوداع کہا گیا۔

کورو کشیتر۔ ۱۴ دسمبر۔ سورج گرہن کے موقعہ پر یہاں ۲½ لاکھ یاتریوں نے اشنان کیا۔

نئی دہلی۔ ۱۴ دسمبر۔ مرکز نے پنجاب سرکار کو تیس لاکھ روپیہ سیلاب میں نقصان اٹھانے والے کارخانہ داروں کی امداد کے لئے دیا ہے۔

نئی دہلی۔ ۱۴ دسمبر۔ بھارت اور روس کے لیڈروں نے مشترکہ اعلان کیا ہے کہ بین الاقوامی تعلقات پنج شیلا کی بنیاد پر قائم کئے جائیں۔ اور چین کو اقوام متحدہ کی اسمبلی کا ممبر بنائے بغیر ایشیا میں امن قائم نہ ہوگا۔ نیز نئی جنگ کو روکنے کے لئے تخفیف اسلحہ کے سوائے کوئی طریق کار نہیں۔ بھارت اور روس میں اقتصادی تعلقات بڑھانے کا معاہدہ ہو گیا۔ روس بھارت سے خام اور تیار مال خریدے گا۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان بحری جہاز رانی شروع کر دی جائے گی۔

لدھیانہ۔ ۱۸ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بھارت کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر راجندر پرشاد اور پردھان منتری پنڈت نہرو نے نیپال کے حکمران شاہ مہندرا وکرم کی دعوت پر نیپال کا دورہ کرنا منظور کر لیا ہے۔ ان کے دورہ کی تاریخیں بعد میں طے کی جائیں گی۔ شاہ نیپال ان دنوں بھارت کا دورہ کر رہے ہیں۔ پردھان منتری شری نہرو نے نیپال کے شاہ کو نیپال کے اقوام متحدہ سبھا کا ممبر بننے پر مبارکباد بھیجی ہے۔ اس کے جواب پر شاہ نے لکھا ہے کہ بھارت نے اس سلسلہ میں جو کامیاب کوششیں کی ہیں ان کے لئے نیپال سرکار اور نیپالی عوام بھارت اور آپ کے مشکور ہیں۔

کراچی۔ ۱۸ دسمبر۔ چوہدری حمید الحق وزیر خارجہ پاکستان نے مسٹر بلگانن کے اس بیان کو ایک سٹنٹ قرار دیا ہے۔ جس میں انہوں نے پختونستان کی حمایت کی ہے۔ چوہدری حمید الحق نے کہا کہ مسٹر بلگانن کے اس بیان سے ہمیں حیرانی نہیں ہوئی ایک طرف مسٹر بلگانن سرحدی قبائلیوں کو جو کہ پاکستان کے خود مختار ملک کا ایک حصہ ہیں آتم نرنے کا حق دینا چاہتے ہیں۔ اور دوسری طرف وہ کشمیر کے لوگوں کو اس حق سے محروم کر رہے ہیں حالانکہ وہ یہ حق حاصل کرنے کے لئے جد و جہد کر رہے ہیں۔ چوہدری حمید الحق نے مزید کہا کہ مسٹر بلگانن نے افغانستان میں وہی طریق کار اختیار کیا ہے۔ جو کہ اس نے ہندوستان میں اختیار کیا تھا۔ بھارت میں مسٹر بلگانن نے بھارت اور پاکستان کو ایک دوسرے کے خلاف مشتعل کرنے کی کوشش کی۔ اور اب وہ افغانستان میں یہ کوشش کر رہے ہیں

واشنگٹن ۱۷ دسمبر۔ امریکہ ۱۹۵۶ء میں بیرونی ممالک کو دی جانے والی امداد کی تعداد دگنی کر رہا ہے۔ چنانچہ امداد کی یہ رقم دو ارب ۴۴ کروڑ ڈالر سے بڑھا کر ۵ ارب ۴۴ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر کی جا رہی ہے۔ اس میں سے ۳ ارب ۴۴ کروڑ فوجی امداد کے طور پر اور ایک ارب ۹۰ کروڑ ڈالر غیر فوجی امداد کے طور پر دیئے جائیں گے

نئی دہلی۔ ۱۸ دسمبر۔ ہندوستان کے لئے روس کا سب سے زیادہ مفید تحفہ جس کا ذکر ابھی تک اخبارات میں نہیں آیا۔ زرعی مشینری پر مشتمل ہے جس کی قیمت ایک کروڑ روپیہ ہے۔ زرعی ماہرین نے دعویٰ کیا ہے کہ روس اور امریکہ کے سوائے کسی دوسرے ملک کے پاس اس قسم کی زرعی مشینری موجود نہیں ہے۔ اس مشینری میں ۲ بھاری بھرکم ٹریکٹر اور ۱۲ فصلیں کاٹنے والی بھاری مشینیں بھی ہیں۔ اس مشینری سے ۲۵ ہزار ایکڑ زمین کاشت ہو سکے گی۔ مشینری میں بجلی پیدا کرنے والے یونٹ اور ٹیلیفون سسٹم بھی ہوگا۔ توقع ہے کہ یہ ساری مشینری اگلے سال کے وسط تک یہاں پہنچ جائیگی

کابل۔ ۱۷ دسمبر۔ روسی وزیر اعظم مارشل بلگانن نے مطالبہ پختونستان کے سلسلہ میں افغانستان کے طرز عمل کی حمایت کی ہے۔ مارشل بلگانن نے مطالبۂ پختونستان کی حمایت کل رات اس ضیافت میں کی۔ جو کہ افغانستان کے وزیر اعظم سردار محمد داؤد خاں کی طرف سے روسی لیڈروں کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ اس میں افغانستان کے وزراء غیر ملکی سفیر بھی موجود تھے

چنڈی گڑھ۔ ۱۷ دسمبر۔ پنجاب سرکار نے صوبہ میں جدید طرز کے ۲۵ چمڑے رنگنے کے دیہاتی کارخانے قائم کرنے کے لئے ہریجنوں کی کوآپریٹو سوسائیٹیوں کو قرضے دینے کی سکیم بنائی ہے۔ ہر کارخانہ پر ۱۷ ہزار روپیہ خرچ اٹھے گا۔ موجودہ مالی سال میں حکومت ہریجنوں کی ۱۲۲ بوٹ ساز کوآپریٹو سوسائیٹیوں میں سے ہر ایک کو ۱½ ہزار روپیہ کے قرضے دیگی تاکہ وہ ضروری سامان خرید سکیں۔

امرتسر۔ ۱۷ دسمبر۔ امرتسر میں گورو نانک دیو کے جنم دن پر گڑبڑ کے سلسلہ میں پنجاب ہائی کورٹ کے جج جسٹس نانک امرتسر میں اپنی تحقیقات مکمل کرنے کے بعد کل واپس چنڈی گڑھ پہونچ گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ اپنی رپورٹ ایک ہفتہ کے اندر اندر پنجاب سرکار کو پیش کر دیں گے جسٹس نانک نے کل ۲۲ شہادتیں قلمبند کیں۔

دہلی۔ ۱۶ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند روس کے ساتھ ایک ثقافتی معاہدہ کرنے کے سوال پر غور و خوض کر رہی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سمجھوتہ کی بیشتر دفعات کے سلسلہ میں دہلی میں روس کے لیڈروں اور وزیر تعلیم مولانا آزاد کے درمیان تبادلہ خیالات ہو چکا ہے۔ معاہدہ کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان طلبہ اور پروفیسروں کا تبادلہ کیا جائیگا۔ معلوم ہوا ہے کہ روس ہندوستان میں دیہاتی علاقوں میں تعلیم کی اشاعت کے اس پروگرام کے مظاہرہ کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ جس پر روس میں عمل ہو چکا ہے۔

محکمہ ریلیف کمشنر کی طرف سے احمدیہ ریلیف کی تعریف

جماعت احمدیہ نے گورداسپور کے علاقہ بیٹ میں سیلاب زدگان کی امداد کا جو کام کیا ہے اس کے متعلق جناب ایس ایس بھنڈر صاحب آئی۔ اے۔ ایس ڈپٹی کمشنر برائے امداد و تعمیر نو و ڈپٹی سیکرٹری محکمہ مالیات حکومت پنجاب اپنے مکتوب مورخہ ۱۲/۱۴ ۵۵ میں چنڈی گڑھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"ضلع گورداسپور کے سیلاب زدگان کی امداد کے تعلق میں جماعت احمدیہ دلچسپی لے رہی ہے۔ یہ خط اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے تحریر کرتا ہوں"

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسّی کتابوں کا سیٹ = ۴۵/- روپے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کی آٹھ کتابوں کا سیٹ ۱۰/- روپے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی ۴۰ کتابوں کا سیٹ ۲۰/- روپے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی ۹ کتابوں کا سیٹ ۹/- روپے

نوٹ:۔ ۱۔ رقم سہ قسطوں میں لی جائیگی محصول ڈاک ہمارے ذمہ

۲۔ مکمل فہرست کتب ۲ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت طلب کریں۔

۳۔ ہر آرڈر کے ہمراہ ۱۲% فیصدی ایڈوانس بھیجیں۔ ادنیٰ فرصت میں تعمیل ہوگی۔

المشتہر

عبد العظیم تاجر کتب قادیان دار الامان مشرقی پنجاب